اردو

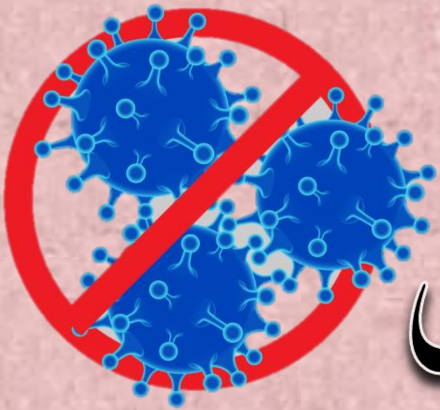

وبائی أمراض

سے حفاظت کے لئے دس وصیتیں

إعداد

-حفظه الله-

پروفیسر/ عبدالرزاق عبدالمحسن البدر

اردو ترجمہ

أبوعبدالله النوري

(داعی ومترجم صبیح اسلامک گائڈینس سینٹر -القصیم)

جمعية الدعوة والإرشاد
وتوعية الجاليات بصبيح-بمنطقة القصيم
Association of Da3wah and Guidance
And communities education at Subaih Al-Ghassim

عشر وصايا للوقاية من الوباء

إعْدادُ

عبد الرزَّاق بن عبد المحسن البدر

غفرَ اللهُ لهُ ولوالِديْهِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو پریشان حال کی دعا کو سنتا ہے، حاجتمند کی ضرورت کو پورا کرتا ہے، پریشانی کو ختم کرتا ہے، مشکلوں کو آسان کرتا ہے، ہمارے قلوب ذکرا لٰہی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے، کوئی بھی چیز اس کی اجازت کے بغیر واقع نہیں ہو سکتی، کسی بھی ناپسندیدہ امر سے نجات اس کی رحمت کے بغیر ناممکن ہے، کسی بھی چیز کی حفاظت اس کی نگرانی کے بغیر ممکن نہیں، کوئی بھی خواہش اس کی تیسیر اور آسانی کے بغیر حاصل نہیں ہوتی اور سعادت اور کامرانی کے حصول کی خاطر اس کی اطاعت فرمانبرداری ضروری ہے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، دونوں جہانوں کا پالنہار ہے، پہلے اور بعد کے لوگوں کا معبود ہے ،آسمانوں اور زمینوں کا تھامنے والا ہے۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہے، جو کھلی اور واضح کتاب اور سیدھا راستہ دے کر بھیجے گئے ان پر ان کے تمام آل واصحاب درود وسلام ہوں۔

أما بعد:

یہ چند مفید وصیتیں ہیں جنہیں میں حالیہ دنوں میں معاشرے میں **کورونا** نام سے پھیلی ہوئی وباء سے لوگوں کی تذکیر کی خاطر پیش کر رہا ہوں۔

میں اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم سے اور پوری دنیا میں موجود تمام مسلمانوں سے ہر پریشانی اور بلاء کو اٹھالے۔ اور ہم سے شدائد اور مصائب کو ختم کردے اور ہم سب کو اُسی طرح اپنی حفاظت میں رکھے جس طرح اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے بے شک وہ ہر چیز کا مالک اور اس پر قادر ہے۔

١-بلاء کے نزول سے پہلے پڑھی جانے والی دعاء کا اہتمام کرنا

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ((جس نے ((**بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شيئ في الأرض ولا في السماء وهو السميع العليم**)) تین بار پڑھ لی اسے صبح ہونے تک کوئی اچانک بیماری لاحق نہیں ہوگی، اور جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ اس پڑھ لی اسے شام تک کوئی پریشانی لاحق نہ ہوگی)) [ابو داود وغیرہ نے اس کی روایت ہے]۔

٢۔بکثرت:((لا الہ الا أنت سبحانك إني كنت من الظلمين)) پڑھنا۔

اللہ تعالی نے فرمایا:﴿ وَذَا النُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي

كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (٨٧) فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ ۚ وَكَذَٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ (٨٨) ﴾ [الانبیاء:88]

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں اس آیت کے بارے میں فرمایا:

﴿وكذلك ننجي المؤمنين﴾:((یعنی: جب وہ پریشانی کے حال میں ہم سے دعا کریں گے اور خصوصاجب مصیبت کے وقت اس دعاکے ذریعہ مجھ سے فریاد کریں))۔

پھر آپ نے نبی ﷺ کی ایک حدیث پیش کیا جس میں آپ ﷺ کا فرمان ہیں :((حضرت یونس کی وہ دعاء جسے انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں رہتے ہوئے پڑھی تھی:((**لا اله الا أنت سبحانك أني كنت من الظالمين**))جو بھی اس دعا کو کسی مصیبت کے وقت پڑھے اللہ اس کی دعا کو قبول کرے گا))[اسے امام احمد اور ترمذی نے نقل کی ہے]۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے الفوائد میں فرمایا:((دنیاوی پریشانیوں کو دور کرنے والی توحید سے بڑھ کوئی چیز نہیں اسی لئے پریشانی سے نجات کی دعاتوحید پر مشتمل ہے اور ذوالنون (یونس) کی دعاء جسے کوئی بھی پریشان حال پڑھے اللہ دعاء توحید کے ذریعہ اس کے پریشانی کو دور کردیتے ہیں۔

پس بڑی بڑی پریشانیاں شرک کے سبب رونما ہوتی ہیں اور ان سے نجات توحید ہی سے ممکن ہے یہی مخلوقات کی پناہ گاہ اور حفاظت کی جگہ ہے یہ توان کا قلعہ اور مدد کا سبب ہے۔اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے))۔

۳۔ مصیبت کی سختیوں سے اللہ کی پناہ چاہنا

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ ((رسول اللہ ﷺ تنگدستی، بدبختی، تقدیر کے شر اور دشمنوں کی خوشی پہونچانے والی آزمائش سے پناہ مانگا کرتے تھے))۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((لوگو اللہ کی پناہ چاہو تنگدستی، بدبختی، سوء قضاء اور دشمن کو خوشی پہونچانے والی آزمائش سے)) [یہ دونوں حدیثیں امام بخاری نے روایت کی ہے]۔

۴۔ گھر سے نکلنے کی دعاء کا اہتمام کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((جب انسان گھر سے نکلتے وقت: ((**بسم الله توكلت على الله ولا حول ولا قوة الا بالله**)) پڑھتا ہے تو اس وقت کہا جاتا ہے: تجھے ہدایت مل گئی، اللہ تیرے کافی ہو گیا تجھے (ہر بلاء سے) حفاظت مل گئی، پس شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے اور اس (شیطان) سے دوسرا شیطان کہتا ہے: اس شخص سے تیرا کیا (ہونے والا) جو ہدایت پا گیا جس کے لئے اللہ کافی ہو گیا اور جو محفوظ ہو گیا؟)) ۔ [اسے امام ابو داود نے نقل کی ہے]۔

۵- صبح وشام اللہ سے عافیت کا سوال کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ صبح وشام کبھی بھی اس دعا کا پڑھنا نہیں چھوڑتے تھے: ((**اللهم إني أسألك العافية في الدنيا والآخرة ، اللهم إني أسألك العفو والعافية في ديني ودنياي وأهلي ومالي ، اللهم استر عوراتي ، وآمن روعاتي ، اللهم احفظني من بين يدي ومن خلفي ومن يميني وعن شمالي ومن فوقي ، وأعوذ بعظمتك أن أُغتال من تحتي**)) ۔[امام احمد وغیرہ نے اسے روایت کی ہے]۔

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے دنیا وآخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔اے اللہ میں تجھ سے اپنے دین، دنیا اپنے اہل خانہ اور مال ودولت میں عافیت ودرگذر کا طالب ہوں اے اللہ میرے عیوب کی پردہ پوشی فرما مجھے خوف واضطراب کا شکار کرنے والے خوف سے امن عطا کر، اے اللہ تو میرے آگے، میرے پیچھے میرے دائیں میرے بائیں اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما اور میں تیری عظمت کے ذریعہ اپنے نیچے کی طرف سے سے ہلاک کئے جانے سے بھی پناہ چاہتا ہوں۔

٦- بکثرت دعاؤں کا اہتمام کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((**تم میں سے جس کسی کے لئے دعاء کا دروازہ کھل جائے اس کے**

لئے رحمت کا دروازہ کھل جاتا ہے اور اللہ تعالی کو عافیت کے سوال سے زیادہ پسندیدہ کوئی دعاء نہیں))۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **((دعا اس مصیبت کے لئے بھی فائدہ مند ہے جو نازل ہو چکی ہے اور اس کے لئے بھی جو نازل نہیں ہوئی ہے تو اے اللہ کے بندوں تم دعا کو لازم پکڑو))** [اسے ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے]۔

۷-وباء کے انتشار والی جگہوں سے دور رہنا

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہ عمر رضی اللہ عنہ (ایک دفعہ) شام کی جانب نکلے، سرغ نامی جگہ پر پہونچ کر انہیں معلوم ہوا کہ شام میں وباء پھیلی ہوئی ہے، چنانچہ عبدالرحمن بن عوف نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: **((جب تم کسی جگہ وباء کے پھیلنے کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ اور اگر تمہارے موجودگی والی جگہ کوئی وباء عام ہو تو وہاں سے نکل کر نہ بھاگو))۔**

اور حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((بیمار کو تندرست (صحتمند) کے پاس نہ لاؤ)) ۔[ان دونوں روایتوں کو امام بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے]۔

۸-اچھائی اور بھلائی کے کام کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
:((**نیکی اور بھلائی کے کام انسان کو برے حادثات، آفتوں اور ہلاکتوں سے بچاتے ہیں اور دنیا میں بھلائی کرنے والے ہی آخرت میں کامیابی پانے والے ہوں گے**))۔[اسے امام حاکم نے روایت کی ہے]۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا: نیکی اور بھلائی کے کام کرنا، ذکر، دعاء میں مشغولیت، خاکساری کا اظہار، اللہ سے رونا اور توبہ کرنا بیماریوں کا سب سے بہترین علاج ہے اور یہ امور علتوں کو ختم کرنے اور بیماریوں سے شفایابی میں بہت موثر ہوتے ہیں، ان کا اثر قدرتی دواؤں سے بڑھ کر ہوتا ہے، لیکن نفس کے استعداد اور قبولیت وعقیدت کے بقدر ہی اس کا نفع حاصل ہوتا ہے۔[زاد المعاد] ۔

۹- قیام اللیل کا اہتمام کرنا

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
:((**لوگوں تم رات کی قیام کو لازم پکڑو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ رہا ہے ، یہ اللہ کی فرماں برداری ہے برائیوں سے روکنے والی اور گناہوں کے معافی کا سبب ہے اور یہ بدن سے بیماریوں کو بھی دور کرنے والی ہے**))[اسے ترمذی وغیرہ نے نقل کیا ہے].

۱۰- کھانے پینے کے برتنوں کو ڈھانکنا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ :((برتنوں کو ڈھانپ دو اور پانی کے برتن کو بند کردو کیونکہ سال میں ایک رات کے اندر وباء نازل ہوتی ہے وہ جب کھلے برتن پر سے گذرتی ہے تو اس میں وہ وباء داخل ہو جاتی ہے))[مسلم کی روایت ہے] ۔

ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا:((یہ (طب نبوی ﷺ کا) ایسا علم ہے جواب تک طب حدیث کی ادراک سے پرے ہے] ۔

اخیر میں عرض ہے کہ ہر مسلمان کو اللہ کے فضل کی امید کرتے ہوئے اللہ کے رحمت کی لالچ کرتے ہوئے اور اس پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے تمام معاملات کو رب العالمین کے سپرد کردینا چاہئے کیونکہ تمام معاملات اسی کے بس میں ہیں تمام چیزوں کا انتظام اسی کے ذمہ ہے۔

اسی طرح صبر اور ثواب کی امید کے ساتھ پیش آمدہ مصیبت کے مقابلہ کی کوشش بھی کرنی چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صبر اور ثواب کی امید رکھنے والوں کیلئے بڑے ثواب اور اجر کا وعدہ فرمایا ہے فرمان باری تعالیٰ ہے:﴿إنما يوفى الصابرون أجرهم بغير حساب﴾[الزمر:۱۰]۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے طاعون کی بابت سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:((یہ عذاب ہی اللہ جس پر چاہتا ہے

نازل کرتا ہے پس اللہ نے اہل ایمان کی خاطر اسے رحمت بنادیا ہے لہذا جو بھی بندہ اس کا شکار ہو اور وہ اسی جگہ صبر کرتے ہوئے ٹھہرا رہے اور یہ جانتا ہو کہ یہ مصیبت اسے اللہ کے حکم سے ہی لاحق ہوئی ہے تو اس کے لئے شہید کے مثل اجر لکھا جاتا ہے۔[اس کی تخریج امام بخاری نے کی ہے]۔

اللہ تعالی سے دعا گو ہوں کہ وہ ہم سب کو نیک اعمال اور اقوال کی توفیق دے جن سے وہ خوش ہوتا ہے بے شک وہ حق کہنے والا ہے اور وہی سیدھے راستے کی رہنمائی کرنے والا ہے۔

اور تمام تعریفیں اکیلے اللہ کیلئے ہیں اور ہمارے نبی اور ان کی آل واصحاب پر درود وسلام ہوں۔

□□□

للتواصل والاستفسار:

0505500694

للمساهمة في أنشطة الجمعية:

الحساب العام لدى مصرف الراجحي:

SA59 80000 468608010140007

نرجو إشعارنا بعد التحويل برسالة و اتساب